REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۱۸۶ ربوہ

روزنامہ

یوم۔ جمعہ

۲۹ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

الفضل

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۴ صلح ۱۳۳۵ ہش - ۱۴ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی طبیعت بحیثیت مجموعی بہتر ہے۔ مگر کبھی کبھی اعصابی بے چینی ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو علاج کی غرض سے کراچی بھجوایا گیا ہے ابھی تک ان کی حالت میں کوئی مستقل افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی تھی۔ کراچی سے رپورٹ کا انتظار ہے:۔

احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں:

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے اہل و عیال ۱۴ جنوری بروز ہفتہ بذریعہ خیبر ایکسپریس کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں سے وہ ۱۹ جنوری کو "محمدی" جہاز پر براستہ بصرہ دمشق جائیں گے۔ محترم شاہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ بیلی شامی خاتون ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ احباب جماعت احمدیہ ان کے منزل مقصود تک بخیر و عافیت پہونچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

"قدیم عربوں کے امتیازی نشانات"

ربوہ ۱۳ جنوری۔ کل تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے "قدیم عربوں کے امتیازی نشانات" The old Arabian Points of honour کے موضوع پر انگریزی میں تقریر فرمائی۔ آپ نے ان کے امتیازی خصائل بیان کرتے ہوئے ان کی مہمان نوازی اور روایات کے احترام کو بہت سراہا:

طلوع سحر و غروب آفتاب

لاہور ۱۳ جنوری۔ آج صبح سورج ۷ بجکر ایک منٹ پر طلوع ہوا اور شام کو ۵-۲۱ پر غروب ہوگا۔ آج صبح سردی معمول سے کم تھی اور موسم نہایت خوشگوار تھا۔ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق مطلع صاف رہے گا اور دھوپ خوب چمکتی رہے گی:

مصری کابینہ نے نئے مسودہ آئین کی منظوری دے دی

پارلیمنٹ کے انتخابات اس سال ماہ جون کے بعد ہونگے۔

قاہرہ ۱۳ جنوری۔ مصری کابینہ نے کل رات ایک طویل اجلاس کے بعد ملک کے لئے مجوزہ دستور کا مسودہ منظور کر لیا۔ اس کے تحت ماہ جون کے بعد، کہ جب آخری برطانوی سپاہی بھی سرزمین مصر سے چلا جائیگا۔ ایک قومی پارلیمنٹ منتخب کرنے کے لئے ملک بھر میں عام انتخابات کرائے جائیں گے۔ مصری وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر آئندہ پیر کے روز ری پبلکن سکوائر میں ایک تقریب کے موقعہ پر اس دستور کا اعلان کریں گے۔ نئے ری پبلکن دور حکومت میں تمام سیاسی پارٹیاں ممنوع رہیں گی۔ یہ دستور جولائی ۱۹۵۲ء میں شاہ فاروق کی تخت سے معزولی کے بعد سے ملٹری جنتا تیار کر رہی تھی ۱۹۵۴ء کے برطانوی مصری معاہدے کے تحت ۱۸ جولائی سے پہلے پہلے تمام برطانوی سپاہی علاقہ سویز سے چلے جائیں گے۔

میرے ملک کی پالیسی یہ ہے کہ کسی نئے معاہدے میں شریک نہ ہوا جائے۔

شام، مصر اور سعودی عرب کی طرف سے مالی امداد کی پیشکش پر اردن کے وزیر خارجہ کا بیان

عمان ۱۳ جنوری۔ کل اردن کے وزیر خارجہ نے یہاں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا مجھے اس امر کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ کہ شام، مصر اور سعودی عرب برطانیہ کی جگہ اردن کو مالی امداد دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ان ممالک کے ساتھ نیا معاہدہ کرنے کی خبروں کی تردید کرتے ہوئے کہا میرے ملک کی پالیسی یہ ہے کہ کسی معاہدے میں شامل نہ ہوا جائے۔ یاد رہے اس سے قبل اردن کے وزیر اعظم سمیع الرفاعی بھی ایک نشری تقریر میں قوم کو یہ یقین دلا چکے ہیں۔ کہ نئے معاہدات میں شمولیت میرے ملک کی پالیسی نہیں ہے:

امریکی فوج میں اضافہ کیا جائیگا

واشنگٹن ۱۳ جنوری۔ امسال امریکہ کی بری افواج میں ۲۶ ہزار فوجیوں کا اضافہ کیا جائے گا۔ کل امریکی وزیر دفاع مسٹر ولسن نے کہا ہے۔ دفاعی اخراجات میں جو اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کا بیشتر حصہ نئے ہتھیار بنانے پر خرچ کیا جائے گا۔ اسی طرح امریکہ کی ہوائی فوج کے ۱۳۷ سکواڈرن کر دئیے جائیں گے۔ اس وقت امریکہ کی ہوائی فوج میں ۱۲۷ سکواڈرن ہیں:

بروہی مغربی پاکستان کے خاص وکیل مقرر ہو گئے

لاہور ۱۲ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے مسٹر اے کے بروہی ایڈووکیٹ کراچی کو مغربی پاکستان کا خاص وکیل مقرر کیا ہے۔ آپ ہائیکورٹ کراچی بنچ میں جاگیرداری کے خاتمہ کے سلسلہ میں مقدمات کی صوبائی حکومت کی طرف سے پیروی کریں گے:

وزیر اعظم جاپان کے خاص ایلچی کراچی سے بمبئی روانہ ہو گئے

کراچی ۱۳ جنوری۔ وزیر اعظم جاپان کے خاص ایلچی مسٹر ٹیکیڈ میکی چند روز پاکستان میں قیام کرنے کے بعد کل رات بمبئی روانہ ہو گئے روانہ ہونے سے قبل انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان کے راہنما ملک کو شاہراہ ترقی پر گامزن کرنے کے لئے جس بلند ہمتی اور روشن خیالی سے کام کر رہے ہیں۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں یہاں سے اپنے ساتھ بہت سی خوشگوار یادیں لے جا رہا ہوں:

سلامتی کونسل میں اسرائیل کی شدید مذمت

نیویارک ۱۳ جنوری۔ سلامتی کونسل میں اسرائیلی حملوں کے خلاف شام کی شکایت پر کل رات پھر بحث شروع ہوئی۔ کونسل میں دو قراردادیں پیش کی گئی ہیں۔ ایک مغربی طاقتوں کی طرف سے اور دوسری روس کی طرف سے کل مغربی طاقتوں نے اس امر کی انتہائی سخت الفاظ میں مذمت کی کہ اسرائیل نے عربوں کی اشتعال انگیزی پر توجہ کی کارروائی کیوں کی۔ روس نے کہا کہ اس علاقے میں جو جارحانہ واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ان کا پوری طرح ذمہ دار اسرائیل ہے۔ کونسل کا اجلاس آج رات پھر ہوگا۔

قاہرہ ۱۳ جنوری۔ شاہی صدر آئندہ ماہ کی یکم تاریخ کو سرکاری دورے پر مصر جائیں گے:

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا:

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ ؍جنوری ۱۹۵۶ء

مسلمان اقوام کی مشکلات اور ان کا حل

ہفت روزہ المنیر لائل پور اپنی اشاعت ۱۰ ؍جنوری ۱۹۵۶ء میں صفحہ اول پر "عالم اسلامی کی مشکلات کا واحد حل" کے زیر عنوان لکھتا ہے کہ

"شرق و غرب کے مسلمان اس وقت گوناگوں مشکلات کا شکار ہیں۔ بھارت میں اقتصادی مشکلات اور جان و مال کی ہلاکت کا خوف اب ارتداد کی منزل تک پہنچ چکا ہے۔ اور اس کی رفتار اتنی تیز ہے۔ کہ بھارت کی صرف ایک ریاست (راجستھان) میں ۷۰ ہزار مسلمان مرتد کئے جا چکے ہیں۔ پاکستان کشمیر نہری پانیوں۔ افغانستان سے الجھاؤ۔ اور ۳۰ ہزار سے زائد مغویہ خواتین کے مسائل کے ساتھ ساتھ اب روس کی بین الاقوامی سطح پر مخالفت کا ہدف بن چکا ہے۔ مصر اور شرق اردن اسرائیلی حملوں کی آماجگاہ ہیں۔ سعودی عرب جزائر برالمی سے محروم کیا جا چکا ہے۔ انڈونیشیا یکسوئی سے ہنوز بے دخل ہے۔ ترکی سیاسی انتشار اور اقتصادی تباہ حالی کا نیم بسمل شکار بنا ہوا ہے۔ عراق اور مصر کے نزاع نے عربی ممالک میں انتشار کی شکل اختیار کر لی ہے۔ افغانستان بھارتی اور روسی خلاؤں میں مطلعت اور بدانجام سازشوں کے چکر میں گرفتار ہے۔ مراکش کے مسلمان پھر سے فرانس کی گولیوں سے بھونے جا رہے ہیں۔ فلسطین کے مہاجر عرب بیابانوں میں زندگی سے زیادہ موت کی گود میں سسک رہے ہیں۔ اور ایران ہنوز پابند سلاسل ہے۔ غرضیکہ اس وقت دنیائے اسلام اندرونی اور بیرونی مصائب و حوادث سے دوچار ہے۔ آج ممالک اسلامیہ میں سے ایک ملک بھی ایسا نہیں۔ جو سیاسی دفاعی اور معاشی اعتبار سے عہد حاضر کے کفار ممالک کا دست نگر نہ ہو۔"

ان مشکلات کی مزید تشریح کرنے کے بعد المنیر رقمطراز ہے کہ

"یہ صورت حال سخت تشویشناک ہے۔ لیکن اس تشویش کو اضطراب کی حیثیت اس سے حاصل ہو جاتی ہے کہ مسلم ممالک اندرونی خلفشار کا بھی مرکز بن رہے ہیں۔ غربت و افلاس تو ہماری پرانی بیماری ہے۔ لیکن الحاد اور اسلام کی جنگ نے مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور اس وقت مصر انڈونیشیا۔ اور پاکستان میں باقاعدہ دو متوازی قوت رکھنے والے عناصر ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں۔ ایک کا مقصود اسلامی نظام کا قیام ہے۔ اور دوسرے کا مقصد زندگی سیکولر نظریات کا غلبہ ہے۔ اس اندرونی اور بیرونی کشمکش نے تمام مسلم ممالک کو مضمحل کر دیا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں مسلم قوم اس دنیا کی پسماندہ قوم بن چکی ہے۔ اور اب یہ بات دلوں سے زبان تک آنے لگی ہے۔ کہ اس قوم کا حال بھی اندوہناک ہے۔ اور مستقبل تاریک تر۔"

جو کچھ المنیر نے لکھا ہے۔ ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ مسلمان اقوام کی بیرونی مشکلات بھی دراصل ان کی اندرونی مشکلات کی وجہ سے ہیں۔ اگر ان میں یکسانی اور یکجہتی پیدا ہو جائے۔ تو واقعی بہت سی بیرونی مشکلات کا بھی حل ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد المنیر ان بیرونی اور اندرونی مشکلات کا حل اس طرح پیش کرتا ہے:-

"اس صورت حال کا علاج اور موجودہ اندرونی بیرونی مشکلات کا حل ہمارے نزدیک صرف اور صرف ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمان کامل یکسوئی کے ساتھ اس امر کا قطعی فیصلہ کر لیں۔ کہ انہیں اس دنیا میں کس حیثیت سے زندہ رہنا ہے؟ اگر ان کا فیصلہ یہ ہو۔ کہ وہ اسلام کو اپنی زندگی کا حکمران نہیں مانتے۔ تو انہیں اس کا واضح اعلان کر دینا چاہیئے۔ اور اس کے بعد انہیں بغیر عقائد و نظریات کی بحث میں الجھنے اشتراکیت یا نظام سرمایہ داری میں سے کسی ایک کو اپنا لینا چاہیئے اور یہ بھول جانا چاہیئے کہ اسلام اور اس کے تقاضے کیا ہیں۔ یہ فیصلہ بلاشبہ ترک دین ہوگا۔ ذہنی اور اعتقادی ارتداد کی حیثیت رکھے گا۔ اور اس امر کا اعلان ہوگا۔ کہ اب سے پہلے مسلمان کہلانے والی قوم اسلام کو اپنا دین نہیں مانتی ہے۔ لیکن بایں ہمہ انہیں یکسوئی حاصل ہوگی۔ اور اسلام کے ساتھ صرف زبانی تعلق کی وجہ سے وہ اقوام مغرب کی جس چیرہ دستی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس سے نجات حاصل کر پائیں گے۔

لیکن اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو انہیں موجودہ دوغلا پن ترک کر کے یکسوئی اور یک رخی کا رویہ اختیار کر لینا چاہیئے۔ انہیں غیر مبہم انداز میں اسلام کو اپنے اوپر نافذ کر لینا چاہیئے۔ اپنی تہذیب۔ معاشرت۔ ثقافت۔ تمدن۔ معیشت۔ سیاست اور اعتقادات ہر چیز میں ان فیصلوں کو بسر و چشم تسلیم کر لینا چاہیئے۔ جن کا تقاضا اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت کرتی ہے۔ اس فیصلہ کے بعد ان کا اولین فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے ملکوں کی حدود و قیود کو نظر انداز کر کے عالمی سطح پر اسلامی اخوت کا رشتہ استوار کریں۔ اور وہ از سر نو عرب و عجم اور شرق و غرب کی مسلم اقوام کو امت واحدہ کی حیثیت دے کر اپنے اندرونی اور بیرونی مسائل کا حل سوچیں۔ اس صورت میں انہیں (۱) اسلام کی حکمرانی کو اپنے ممالک پر عملاً قائم کرنا ہوگا۔ (۲) اپنی داخلی اور خارجی سیاست کو امریکی اور روسی مصالح سے الگ کر کے خالص اسلامی نقطہ نظر سے مرتب کرنا ہوگا۔ اور (۳) انہیں اس بات کے لئے پوری پوری کوشش کرنا ہوگا۔ کہ وہ اقتصادی معاشی۔ سیاسی۔ دفاع اور تہذیب میں خود کفیل ہوں۔ اور اپنے ممالک کو سودی قرضوں کی لعنت سے نجات دلائیں۔"

اس کے بعد المنیر اپنی رائے کہ مسلمان اقوام کو کونسا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اس طرح پیش کرتا ہے:-

"ہمارے نزدیک یہی آخری شکل ہمیں اختیار کرنا چاہیئے۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ جب تک ہم اسے عملاً اپنا نہ لیں گے۔ ہماری موجودہ مشکلات میں اضافہ ناگزیر ہے۔"

(ہفت روزہ المنیر مورخہ ۱۸ ؍جنوری ۱۹۵۶ء)

ہم اس رائے سے پوری طرح متفق ہیں۔ اور اس کی پُر زور تائید کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ ایسا کس طرح ہو سکتا ہے۔ قوموں میں ذہنیت اور رجحانات کی تبدیلی خاصکر موجودہ زمانہ میں کسی جادو سے نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ ایسی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ انہیں سخت قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ وہ نہ صرف یہ کہ خود اندرونی مشکلات پیدا نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں ہوا دینے والوں کا بھی مقابلہ کرتے ہیں۔ اور نہایت صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں۔ اور ایک دانا اور ماہر طبیب کی طرح مریض کی پوری پوری تشخیص کر کے علاج شروع کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ مریض تو چارپائی سے بھی نہ ہل سکتا ہو۔ اور طبیب مصر ہو کہ مریض دس میل کی دوڑ میں حصہ لے۔

یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ اسلامی ممالک میں جو بقول المنیر دو طبقے بن گئے ہیں۔ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ مغربی اثرات۔ اور نفس امارہ کے عمل سے مسلمان اقوام اسلام سے بہت پرے ہٹ گئی ہیں۔ اور ان میں اسلامی اقدار کا فقدان ہو گیا ہے۔ لیکن ان میں از سر نو اسلام پسندی پیدا کرنے کے لئے ایسی جماعتوں کا کھڑا ہونا جو سب سے پہلے حکومتی اقتدار پر قابض ہونے کی کوشاں ہوں۔ جیسا کہ بعض اسلامی ممالک مثلاً انڈونیشیا۔ ایران۔ پاکستان۔ مصر وغیرہ ممالک میں ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض ملکوں میں ان اسلامی جماعتوں سے خونریزی تک کی بھی نوبت پہنچی ہے۔ کسی طرح حصول مقصد میں ممد و معاون نہیں ہو سکتا۔

دوسری بات جو قابل غور ہے۔ وہ یہ ہے کہ آج دنیا میں جو اسلامی ممالک کی حالت ہے۔ اور جو انتشار ہے۔ وہ دراصل مشرق و مغرب کے تصادم سے ہے۔ مغربی اقوام دنیاوی ترقیوں کی وجہ سے ہزاروں میل آگے نکل گئی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی طاقت کے بل پر اسلامی ممالک پر اپنا جال ڈالا ہوا ہے۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ ہم مغربی ممالک سے کوئی تعلق واسطہ نہ رکھیں۔ عاقلانہ مشورہ نہیں ہے۔ بلکہ صحیح عمل یہ ہے۔ کہ ہم ان اقوام میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ اور جیسا کہ دنیا میں کئی بار پہلے بھی ہو چکا ہے۔ اسلام کی روحانی قوت سے فاتح کو مفتوح کرنے کی کوشش کریں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر خود ہم واقعی اسلام پر عامل ہو جائیں۔ اور اپنے اعمال کا نمونہ مغربی اقوام کے سامنے پیش کریں۔ جو اس وقت روحانی پانی کی پیاسی ہیں۔ تو ان اقوام کی بہت سی نفرت جو انہیں اسلام اور مسلمانوں سے ہے۔ دور ہو سکتی ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کسی قوم کی جو خواہ مشرقی ہو یا مغربی وراثت نہیں ہے۔ اسلام اسی کا ہے۔ جو اس کو اپناتا ہے۔ اگر ہمارے پیش نظر صرف اسلام کا فروغ ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا کی نجات اسلام کے اصول اختیار کئے بغیر نہیں ہو سکتی۔ تو ہمیں اپنے اپنے ملکوں میں سیاسی پارٹیاں بنا کر مسلمانوں کو دینی اور غیر دینی طبقوں میں تقسیم کرنے کی بجائے جو بات فی الحقیقت ہماری کمزوری کو زیادہ کرتی ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ تازہ دم قوموں کو اسلام میں داخل کریں۔ اور ان قوموں میں اپنے دوست اور ہمدرد پیدا کریں۔ جن کو آج ہم اسلام اور مسلمانوں کا دشمن خیال کرتے ہیں۔

یہ ایسا زمانہ ہے اور آج اللہ تعالےٰ نے آمد و رفت میں ایسی آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ اور ایسے سامان مہیا ہو گئے ہیں۔ کہ ہم بغیر تیغ و سناں اور تیر و کمان کے گیت گانے کے دنیا کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھا سکتے ہیں۔ اور انہیں اسلام کی نعمت سے مالامال کر سکتے ہیں۔

اگر آج ہم ایسا نہیں کرتے۔ تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم سے بڑھ کر کفران نعمت کا کوئی مرتکب نہیں ہے۔ اور قیامت کے روز ہم کو اللہ تعالیٰ کے سامنے نہایت شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔ جب وہ ہم سے سوال کرے گا۔ کہ تم نے میرا پیغام کیوں نہ دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔ اور باہم کیوں لڑنے مرنے میں مصروف رہے۔ جبکہ میں نے تبلیغ کے راستے کھول دئے تھے۔ اور نہایت وسیع ذرائع بہم پہنچائے تھے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند و برتر مقام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

— مکرم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی کراچی —

یوں تو ہر نبی ہی اللہ تعالےٰ کی الوہیت کا مظہر ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے سید و مولےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم الوہیت کے مظہر اتم واکمل تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ آپ سے پہلے انبیاء صرف اپنی اپنی قوم یا قبیلہ یا ملک کے لئے مبعوث ہوتے تھے اور محض مختص الزمان ہوتے تھے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔ اور آپ کا زمانہ بھی قیامت تک کے لئے ممتد تھا۔ اس لئے جتنا بڑا کام آپ کے سپرد ہوا اسی قدر وسعت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی تمام صفات حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم میں جلوہ گر ہوئیں۔ مگر حضور کی وفات کے بعد جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ دنیا پھر اللہ تعالےٰ کی ہستی اور صفات سے تغافل ہوتی گئی۔ حتےٰ کہ تیرھویں صدی ہجری میں دنیا پر ضلالت اور گمراہی کے بادل چھا گئے۔ اور کفر کی طاقت اپنے پورے عروج پر نظر آنے لگی۔ اگر ایک طرف عیسائیت حکمرانی کے نشہ میں مست ہو رہی تھی۔ تو دوسری طرف آریہ سماج برہمو سماج وغیرہ اپنی زہریلی تعلیم پھیلانے میں مصروف تھے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا لاکھوں کی تعداد میں عیسائیت اور آریہ سماج کے شکار ہو رہے تھے۔ تب اللہ تعالےٰ کی غیرت پھر جوش میں آئی۔ اور اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام بنا کر بھیجا۔ تب پھر آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ظاہر کر کے دنیا کو اللہ تعالےٰ کی ہستی اور صفات سے روشناس کرایا۔ اور عیسائیوں کے مصنوعی خدا اور آریہ سماج کی کمزوریوں کا پردہ چاک کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی کمالات کو جو دنیا والوں کی نظروں سے محو ہو گئے تھے۔ پھر ان کی اصلی شکل و صورت میں پیش کیا۔

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات میں سے بعض حوالے پیش کئے جاتے ہیں جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور حضور اکرم کے حقیقی کمالات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

"جیسے خدا تعالےٰ نے جادی سلسلہ میں ایک ذرہ سے لیکر اس وجود اعظم تک یعنی آفتاب تک نوبت پہونچائی ہے۔ جو ظاہری کمالات کا جامع ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی جسم جادی نہیں۔ ایسا ہی روحانی آفتاب بھی کوئی ہوگا جس کا وجود خط مستقیم شانی میں ارتفاع کے آخر نقطہ پر واقع ہو۔ اب تفتیش اس بات کی کہ وہ انسان کامل جس کو روحانی آفتاب سے تعبیر کیا گیا ہے وہ کون ہے اور اس کا کیا نام ہے۔ یہ ایسا کام نہیں جس کا تصفیہ مجرد عقل سے ہو سکے۔ کیونکہ بجز خدا تعالےٰ کے یہ امتیاز کس کو حاصل ہے۔ اور کون مجرد عقل سے ایسا کام کر سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے کروڑہا اور بے شمار بندوں کو نظر کے سامنے رکھ کر اور ان کی روحانی طاقتوں اور قوتوں کا موازنہ کر کے سب سے بڑے کو الگ کر دکھلاوے۔ بے شک عقلی طور پر کسی کو اس جگہ دم مارنے کی جگہ نہیں۔ ہاں ایسے بلند اور عمیق دریافت کے لئے کتب الہامی ذریعہ ہیں۔ جن میں خود خدا تعالےٰ نے پیش از ظہور بلکہ ہزارہا برس پہلے اس انسان کامل کا پتہ و نشان بیان کر دیا ہے۔ پس جس شخص کے دل کو خدا تعالےٰ اپنی توفیق خاص سے اس طرف ہدایت دے گا۔ کہ وہ الہام اور وحی پر ایمان لاوے۔ اور ان پیشگوئیوں پر غور کرے۔ کہ بائیبل میں درج ہیں۔ تو اسے ضرور ماننا پڑے گا۔ کہ وہ انسان کامل جو آفتاب روحانی ہے۔ جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے۔ اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے۔ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اب بھی مکرر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ انسان کامل خدا تعالےٰ کی ذات کا نمونہ ہے۔ خدا تعالےٰ دوسرا خدا ہرگز نہیں پیدا کرتا۔ کہ یہ بات اس کی صفت احدیت کے خلاف ہے۔ ہاں اپنی صفات کمالیہ کا نمونہ پیدا کرتا ہے۔ اور جس طرح ایک مصفا اور وسیع شیشہ میں صاحب رویت کی تمام و کمال شکل منعکس ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی انسان کامل کے نمونہ میں الٰہی صفات عکسی طور پر آجاتے ہیں۔ سو خدا تعالےٰ کا اس طرح پر اپنی ظل قائم کرنا معترض کی تسلی کے لئے کافی ہے۔ اس جگہ واضح رہے کہ اسی انتہائی کمال کے وجود باجود کو خدا تعالےٰ کی کتابوں میں مظہر تام الوہیت قرار دیا گیا ہے۔"

(حاشیہ سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۵۵ تا صفحہ ۱۵۹)

"جاننا چاہیئے کہ قرب الٰہی کی تین قسمیں تین قسم کی تشبیہ پر موقوف ہیں۔ جن کی تفصیل سے مراتب ثلاثہ قرب کی حقیقت معلوم ہوتی ہے اول قسم قرب کی خادم اور مخدوم کی تشبیہ سے مناسبت رکھتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰہ۔ یعنے مومن جن کو دوسرے لفظوں میں بندہ فرمانبردار کہہ سکتے ہیں۔ سب چیز سے زیادہ اپنے مولےٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ . . . . قرب کی دوسری قسم ولد اور والد کی تشبیہ سے مناسبت رکھتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا۔ یعنے اپنے اللہ جل شانہ کو ایسے دلی جوش محبت سے یاد کرو۔ جیسا باپوں کو یاد کیا جاتا ہے . . . .

تیسری قسم کا قرب ایک ہی شخص کی صورت اور اسکے عکس سے مشابہت رکھتا ہے۔ یعنے جیسے ایک شخص آئینہ صاف و وسیع میں اپنی شکل دیکھتا ہے۔ تو تمام شکل اس کی مع اپنے تمام نقوش کے جو اس میں موجود ہیں عکسی طور پر اس آئینہ میں دکھائی دیتی ہے۔ ایسا ہی اس قسم ثالث قرب میں تمام صفات الٰہیہ صاحب قرب کے وجود میں بہ تمام تر صفائی منعکس ہو جاتی ہیں۔ اور یہ انعکاس ہر ایک قسم کے تشبہ سے جو پہلے اس سے بیان کیا گیا ہے اتم و اکمل ہے۔ کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ جیسے ایک شخص آئینہ صاف میں اپنا منہ دیکھ کر اس شکل کو اپنی شکل کے مطابق پاتا ہے۔ وہ مطابقت اور مشابہت اس کی شکل سے نہ کسی غیر کو کسی حیلہ یا تکلف سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نہ کسی فرزند میں ایسی ہو بہو مطابقت پائی جاتی ہے۔ اور یہ مرتبہ کس کے لئے میسر ہے۔ اور کون اس کامل درجہ قرب سے موسوم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اسی کو میسر ہے۔ کہ جو الوہیت اور عبودیت دونوں قوسوں کے بیچ میں کامل طور پر ہو کر دونوں قوسوں سے ایسا شدید تعلق پکڑتا ہے۔ کہ گویا ان دونوں کا عین ہو جاتا ہے۔ اور اپنے نفس کو بکلی درمیان سے اٹھا کر آئینہ صاف کا حکم پیدا کر لیتا ہے۔ اور وہ آئینہ ذو جہتین ہونے کی وجہ سے ایک جہت سے صورت الٰہیہ بصورت ظلی حاصل کرتا ہے۔ اور دوسری جہت سے وہ تمام فیض حسب استعداد طبائع مختلفہ اپنے مقابلین کو پہونچاتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ پھر نزدیک ہوا (یعنے اللہ تعالےٰ سے) پھر نیچے کی طرف اترا (یعنے مخلوق کیطرف تبلیغ احکام کے لئے نزول کیا) پس اس جہت سے کہ وہ اوپر کی طرف صعود کر کے انتہائی درجہ قرب تام کو پہونچا۔ اور اس میں اور حق میں کوئی حجاب نہ رہا۔ اور پھر نیچے کی طرف اس نے نزول کیا۔ اور اس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مقام ولائت کے حصول کی علامات

"خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا ہی ولائت ہے جس کے آگے کوئی درجہ نہیں۔ مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے۔ کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے۔ خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے۔ اور دل اسی پر توکل کرے۔ اور اسی کو پسند کرے۔ اور ہر ایک چیز پر اسی کو اختیار کرے۔ اور اپنی زندگی کا مقصد اسی کی یاد کو سمجھے۔ اور اگر ابراہیمؑ کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حکم ہو۔ یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو۔ تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجا لائے۔ اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اس حد تک کوشش کرے۔ کہ اس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے۔ اور یہ شربت بہت تلخ ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے اور اس شربت کو پیتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی)

میں اور خلق میں کوئی حجاب نہ رہا۔ یعنی چونکہ وہ اپنے صعود اور نزول میں اتم و اکمل ہؤا اور کمالات انتہائیہ تک پہونچ گیا اس لئے دو قوسوں کے بیچ میں یعنی وتر کی جگہ میں جو قطر دائرہ ہے اتم و اکمل طور پر اس کا مقام ہؤا بلکہ وہ قوس الوہیت اور قوس عبودیت کی طرف اس سے بھی زیادہ تر جو خیال و گمان و قیاس میں نہیں آ سکتا نزدیک ہؤا (حاشیہ سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۶۳ سے ۱۷۱ تک)

"اس تمام تقریر کا مدعا و خلاصہ یہ ہے کہ عند العقل قرب الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں۔ اور تیسرا مرتبہ قرب کا جو مظہر اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے۔ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلم ہے جس کی شعاعیں ہزار ہا دلوں کو منور کر رہی ہیں۔ اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کر کے نور قدیم تک پہونچا رہی ہیں ولنعم ما قال

محمد عربی بادشاہ ہر دو سرا
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

کیا ہی خوش نصیب وہ آدمی ہے۔ جس نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیشوائی کے لئے قبول کیا اور قرآن شریف کو رہنمائی کے لئے اختیار کر لیا۔ اللّٰھم صل علٰے سیدنا و مولانا محمدٍ و آلہٖ و اصحابہ اجمعین الحمد للّٰہ الذی ھدیٰ قلبنا لحبہ و لحب رسولہ و جمیع عباد المقربین۔ (حاشیہ سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۹۲ و ۱۹۳)

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے "قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ" کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کس حد تک پیروی کی اس کی حقیقت صرف حضور کے ایک کشف سے ہی روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ "ایک رات میں کچھ لکھ رہا تھا کہ اسی اثنا میں مجھے نیند آ گئی اور میں سو گیا اس وقت میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ بدر تام کی طرح درخشاں تھا آپ میرے قریب ہوئے اور میں نے ایسا محسوس کیا کہ آپ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ آپ نے مجھ سے معانقہ کیا اور میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ سے انوار نمودار ہوئے اور میرے اندر داخل ہو گئے۔ میں ان انوار کو ظاہری روشنی کی طرح پاتا تھا اور یقینی طور پر سمجھتا تھا کہ میں انہیں محض روحانی آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہوں اور اس معانقہ کے بعد نہ ہی میں نے یہ محسوس کیا کہ آپ مجھ سے الگ ہوئے اور نہ ہی یہ سمجھا کہ آپ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد مجھ پر الہام الٰہی کے تمام دروازے کھول دئے گئے۔ اور میرے رب نے اپنی وحی مندرجہ براہین حصہ سوئم صفحہ ۲۳۸ و صفحہ ۲۴۲ میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا یا احمد بارک اللّٰہ فیک۔"

(تذکرہ حاشیہ صفحہ ۵ ترجمہ از مرتب)
آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۵۰

سیکرٹریان تعلیم و تربیت اور سیکرٹریان تبلیغ کا مشترکہ جلسہ

مختصر روئداد اور فیصلہ جات

نظارت رشد و اصلاح کے اعلان مندرجہ الفضل مورخہ ۲۲ ۱۲/۵۵ کے مطابق ۲۶/۱۲/۵۵ کو بعد نماز مغرب و عشاء ۷ بجے سیکرٹریان تعلیم و تربیت اور سیکرٹریان تبلیغ کا مشترکہ جلسہ مسجد مبارک ربوہ میں ہؤا۔ ذیل کے سکرٹری صاحبان شامل جلسہ ہوئے۔

جناب میاں محمد یوسف صاحب لاہور۔ مکرم سید بہادل شاہ صاحب لاہور۔ چوہدری محمد دین صاحب گنج۔ مرزا محمد اسلم صاحب مرکزی سکرٹری لاہور۔ ملک محمد شفیع صاحب ننکانہ۔ محمد صادق صاحب فاروقی قصور۔ محمد عثمان صاحب قصور۔ سیٹھ علی محمد صاحب سکندر آباد۔ ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب گجرات۔ غلام محمد صاحب عالم گڑھ۔ شیخ فضل کریم صاحب بھیرہ۔ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا۔ حیدر آباد سندھ۔ ماسٹر عبد العزیز صاحب گگی نو۔ ملک محمد دین صاحب نزگرڈی۔ مردان خان صاحب میرپور خاص۔ عبد الغفور صاحب کنری۔ بابو اللہ بخش صاحب راولپنڈی۔ قاضی علی محمد صاحب سیالکوٹ۔ صوبیدار عبد الرحمن صاحب کوئٹہ۔ بشیر احمد صاحب چغتائی واہ چھاؤنی۔ عبد الحمید صاحب میاں چنوں۔ چوہدری محمد تقی صاحب پورسٹل جیل لاہور۔ عبد الغفور صاحب کوہاٹ۔ مولوی بدر الدین صاحب چک ۳۹ فائز آباد۔ شیخ عبد الحمید صاحب مزنگ لاہور۔ مولوی محمد حنیف صاحب قمر لائل پور۔ ملک مولا بخش صاحب پشاور۔ مولوی محمد مراد صاحب حافظ آباد۔ چوہدری محمد حیات صاحب درسہ چٹھہ۔ محمد حسین صاحب گدیاں۔ جلال دین صاحب چک سکندر۔ نور حسین صاحب مالکے۔ مولوی عبد الکریم صاحب خوشاب۔ حکیم غلام رسول صاحب جمول۔ محمد عالم صاحب فتح پور۔ فضل الرحمن صاحب بھیرہ۔ محمد صدیق صاحب بادہ سندھ۔ جلال الدین صاحب گل ہزیادہ۔ چوہدری عبد اللطیف صاحب ملتان۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب چھور۔ مولوی احمد دین صاحب گکھیانہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب سانگلہ ہل۔ ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب پسرور۔ میر محمد ابراہیم صاحب پسرور۔ صفدر علی صاحب امیر ضلع میانوالی۔ محمد منیر صاحب دنیاپور۔ مولوی محمد حسین صاحب فاضل گوجرانوالہ۔

جلسہ کا افتتاح قرآن کریم کی تلاوت سے ہؤا۔ اس کے بعد مکرم جناب ناظر صاحب رشد و اصلاح اور نائب ناظر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے جلسہ کی غرض و غایت اور نظارت رشد و اصلاح کے قیام کا مقصد بیان فرمایا۔ اور جماعتوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کی طرف خاص توجہ دینے کے لئے ہدایت فرمائی۔ نیز اس بات پر زور دیا۔ کہ تبلیغ کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ بیعت کی تعداد بتاتی ہے کہ مخلصین جماعت نے تبلیغ چھوڑ دی ہے۔ پارٹیشن سے پہلے تین چار ہزار بیعت ہوتی تھی۔ اب کافی کمی ہو گئی ہے۔ کئی سال سے یہ کمی واقع ہو رہی ہے۔ اندریں حالات تلافیٔ مافات کے لئے پورے طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے اب تک حالات بدل گئے ہیں۔ مگر کمیٔ بیعت کی اصل وجہ یہی ہے۔ کہ تبلیغ پہلے کی طرح نہیں ہو رہی۔ جماعتیں بڑھ گئی ہیں۔ ضلع لاہور سیالکوٹ اور دیگر اضلاع میں جہاں چھوٹی چھوٹی جماعتیں تھیں۔ اب کافی بڑھ چکی ہیں۔ مگر کوشش نہ ہونے کی وجہ سے ترقی نہیں ہو رہی۔ پارٹیشن کے بعد مخالفت کے زمانہ میں بھی جن لوگوں نے احمدیت سے متعلق کبھی باتیں نہ سنی تھیں۔ انہوں نے بڑی توجہ سے باتیں سنیں۔ اسلئے اب حالات زیادہ سازگار ہیں۔ حال میں ایک دوست ڈیڑھ سو بیعت لایا ہے۔ وہ مبلغ ہے اور کوئی بڑی تعلیم نہیں رکھتا۔ لیکن اخلاص اور کوشش سے احمدیت کی تبلیغ کرتا رہا۔ اسلئے اسے یہ کامیابی ہوئی ہے۔ اگر جماعتیں صحیح معنوں میں کام کریں گی۔ تو یقیناً سلسلہ کو ترقی ہوگی اور بیعت کی رفتار میں بین فرق پیدا ہو جائے گا۔ اگر تبلیغ نہ کی گئی۔ یستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔

مکرم ناظر صاحبان کی تقاریر کے بعد ذیل کے امور بالاتفاق پاس ہوئے

اوّل:- بالاتفاق قرار پایا کہ تین ماہ کے اندر لائبریریاں قائم کر کے نظارت رشد و اصلاح کو اطلاع دیں گے

دوم:- اخبار کے ذریعہ بھی اس تحریک کو چلایا جائے اور امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے کو بھی ذمہ دار قرار دیا جائے۔

سوم:- جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت مع تعاون امراء اور صدر صاحبان اصلاح و * تربیت جماعتہائے پر زور دیں اور ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک رپورٹ مرکز میں بھجوا دیا کریں۔

چہارم:- سیکرٹریان تعلیم و تربیت اور سیکرٹریان دعوت و تبلیغ دو نوں عہدیداران کی رپورٹ علیحدہ علیحدہ نظارت رشد و اصلاح کو بھجوائی جایا کرے

پنجم:- نشر و اشاعت کا چندہ بھجوایا جائے تا کہ لٹریچر کی طباعت و اشاعت کا سلسلہ قائم رہے کچھ عرصہ سے یہ چندہ بند ہے۔

(ناظر رشد و اصلاح)

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کا ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے پچھلے سال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں اخبار الفضل کے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ:-

"الفضل ہمارا مرکزی اخبار ہے ..... اگر جماعت کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے پانچ فیصدی بھی اخبار کی اشاعت ہوتی تو دس ہزار اخبار چھپنا چاہیئے تھا۔ اور اگر صرف مردوں میں اس کی خریداری ہوتی تب بھی پانچ ہزار خریدار ہونے چاہیئے تھے"۔

احباب کرام۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تکمیل کیجئے۔ اور اپنے اخبار الفضل کی اشاعت پانچ ہزار تک ضرور پہنچا دیجئے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

کوائف قادیان

(۳)

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف)

انتیس دسمبر ۱۹۵۵ء کو صبح ساڑھے نو بجے ہم قادیان کے بیرونی محلہ جات کی مساجد دیکھنے کے لئے گئے۔ لیکن اس سے پہلے میں قادیان کے مکانات کی کچھ عمومی حالت عرض کرتا ہوں۔ پچھلے دنوں مشرقی پنجاب میں قریباً ساٹھ گھنٹہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی تھی۔ جس کی وجہ سے کچی عمارتوں کو بالخصوص نقصان پہنچا۔ امرتسر اور بٹالہ میں بھی بہت سی دکانیں اور مکان گر گئے تھے۔ قادیان میں سب سے زیادہ نقصان دارالضعفاء کو پہنچا ہے۔ سوائے قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کے مکان کے محلہ کے اکثر مکان گر گئے ہیں۔ پختہ مکان بھی بارش کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ بورڈنگ کے لمبے کمرے غلافی تھے۔ ان کے باہر کا پختہ حصہ قریباً سارا گر چکا ہے۔ واٹر ہاؤس اور بیوت الخلاء بھی منہدم ہو گئے ہیں۔ بیوت الخلاء از سر نو تعمیر کی گئی ہیں۔ پختہ مکانوں میں بھی شگاف پڑ گئے تھے۔ محلہ جات میں بھی کئی مکان ختم ہو چکے تھے۔ بعض مکانوں کی دیواریں گری ہوئی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے باہمت درویش (اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضلوں کی بارش برسائے) مہمانوں کے ٹھیرنے کے لئے۔ جو مکان مقرر تھے ان کی مرمت اور صفائی کر چکے تھے۔

مساجد:۔ مسجد دارالانوار کے پاس آٹا پیسنے کی ایک مشین لگی ہوئی ہے۔ ہمارے جانے سے پہلے حکومت نے تمام مساجد کی صفائی کروا دی تھی۔ اکثر مساجد میں چونا کروا دیا تھا جس سے زائرین متاثر تھے۔ کسی کے مذہبی جذبات کا احترام قیام امن کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ تاہم مسجد کی دیواروں پر اپلوں کے نشان نظر آرہے تھے۔ باہر کا دروازہ غائب تھا۔ برآمدے کے لینٹرن کے اوپر کی جالی غائب تھی۔ یہاں پر مجموعی طور پر دعا کی گئی۔ دارالواقفین میں زمیندار قسم کے دوست آباد تھے درد صاحب مرحوم کی کوٹھی میں بھی کوئی زمیندار آباد تھے۔ کوٹھی کے ایک کمرہ میں گرنتھ صاحب کا پاٹھ ہو رہا تھا۔ درد صاحب کی کوٹھی سیالکوٹ کے اوتار سنگھ صاحب کو الاٹ ہوئی ہے۔

سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم اور سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کی کوٹھیاں صاف ستھری تھیں۔ ماسٹر مولا بخش صاحب مرحوم کا مکان واقعہ محلہ دارالانوار گر چکا تھا۔ حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب کی کوٹھی میں ایک نیک دل سکھ ہری سنگھ صاحب سیالکوٹ کے رہتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا تھا کہ میری کوٹھی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک الماری تھی۔ اگر کوٹھی کے مکین دے دیں تو بہت اچھا ہو۔ چنانچہ جب اس سکھ دوست کو کہا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ آپ بڑے شوق سے لے لیجئے۔

چودھری فتح محمدؓ صاحب کی کوٹھی کے دروازے غائب تھے۔ باغیچہ بھی باقی نہ رہا تھا۔ کوٹھی کے اندر صحن میں مویشی بند تھے۔

دارالبرکات شرقی:۔ مسجد کی چھت گر چکی تھی۔ بعض دیواریں کھڑی تھیں۔ کھڑکیاں دروازے غائب تھے۔ دیواروں پر اپلوں کے نشان تھے۔

دارالبرکات غربی۔ مسجد کے اندرونی دروازے کے اوپر افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ اور مسجد دارالبرکات ۱۹۳۹ء۔ الصلوٰۃ معراج المومن" کے الفاظ اب بھی نظر آرہے تھے۔ باہر مسجد کے صحن کی ایک دیوار گر گئی تھی۔ جو درویشوں نے مرمت کر دی تھی۔ مسجد کا صحن بالکل صاف تھا۔ مسجد کی حالت بھی اچھی تھی۔ یہاں بھی دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ مساجد کو آباد کر۔ اس کے نمازیوں کو واپس لا۔ مسجد کی پچھلی کوٹھڑیوں میں ابھی تک بارش کا پانی کھڑا تھا۔ نلکا غائب تھا۔ ریلوے روڈ Mata... تھی۔

مسجد دارالفضل:۔ حکومت نے چونا کروا دیا تھا۔ صحن بالکل صاف تھا۔ مسجد دارالفضل میں چونا پھرا ہوا تھا۔ تاہم الفاظ پڑھے جاتے تھے۔ کنواں اینٹوں اور مٹی سے پر تھا۔ یہاں قریب ہی ایک مکان جلا ہوا تھا۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا۔ کہ دو شرنارتھی آپس میں الجھ پڑے تھے۔ ایک کہتا تھا میں لوں گا۔ دوسرا کہتا تھا۔ میں اس میں رہوں گا۔ چنانچہ ایک نے آگ لگا دی کہ نہ تو رہے گا نہ میں۔

احباب کرام سے خاص دعا کی تحریک

مخلصینِ جماعت امّ مظفر احمدؐ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے۔ میری اہلیہ یعنی ام مظفر احمدؐ کئی ماہ سے ایک نہایت تکلیف دہ اور تشویشناک بیماری میں مبتلا ہیں۔ ان کی بائیں ٹانگ میں ایک خاص قسم کا شدید درد اٹھتا ہے جس کے ساتھ ٹانگ میں تشنج کی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ دن رات کے اکثر حصوں میں بے تاب ہو کر اس طرح کراہتی ہیں کہ دیکھا نہیں جاتا۔ سکون پیدا کرنے والے اور درد کو روکنے والے ٹیکوں سے عارضی فائدہ ہوتا ہے۔ مگر اس کا اثر زائل ہونے پر پھر وہی انتہائی درد اور گھبراہٹ کی کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔ اس تکلیف میں خود ان پر جو گزرتی ہے۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ تیماردار بھی ان کو دیکھ کر سخت پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور چونکہ ٹانگ کو دن رات دبانے کی ضرورت رہتی ہے۔ اس لئے دبانے والیاں بھی تھک کر چور ہو جاتی ہیں۔ لاہور کے بیس پچیس چوٹی کے ڈاکٹروں اور سرجنوں اور طبیبوں اور ہومیو پیتھیوں نے ان کا معائنہ کیا ہے۔ مگر وہ کسی قطعی تشخیص پر نہیں پہنچ سکے۔ اور نہ ہی اب تک ان کے علاج سے کوئی مستقل افاقہ ہوا ہے۔ لہٰذا اب ڈاکٹروں کے مشورہ اور حضرت صاحب کی اجازت سے ایک ماہر خصوصی کو دکھانے کے لئے ام مظفر احمدؐ کو کراچی لے جایا جا رہا ہے۔

دوسری طرف میں خود بھی ایک عرصہ سے دل کی بیماری اور اعصابی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ اور ام مظفر احمدؐ کی یہ حالت میری تکلیف اور پریشانی میں اضافہ کر رہی ہے۔ لہٰذا میں جماعت کے جملہ مخلصین اور اپنے محبین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ان ایام میں والدہ مظفر احمدؐ کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس تکلیف دہ اور موذی مرض سے نجات دے۔ اور ہماری پریشانی کو دور فرمائے۔ اور مجھے بھی اپنے فضل سے شفا دے کر صحت اور برکت اور خدمت کی زندگی نصیب کرے۔ میں سب احباب کے لئے دعا گو ہوں اور ان کی دردمندانہ اور مخلصانہ دعاؤں کا طالب۔ ظاہری علاج تو صرف مادی اسباب سے تعلق رکھتا ہے۔ ورنہ حقیقی شافی صرف خدا کی ذات ہے۔ اور اسی کی رحمت پر ہمارا بھروسہ ہے ''برحمتک نستغیث یا ارحم الراحمین''۔

والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ ۵۶/۱/۹

کالج:۔ مسجد نور کے سامنے بڑھ کا درخت غائب تھا۔ تعمیر کے لئے قبل تقسیم جو لوہا پڑا تھا۔ اب بھی اسی طرح پڑا تھا۔ اوپر کی منزل میں جو کمرے چھت کے بغیر رہ گئے تھے۔ ابھی تک اسی حالت میں ہیں۔

مسجد نور:۔ مسجد کی پیشانی پر ''مسجد نور ۱۹۱۰ء'' لکھا ہوا تھا۔ اندر گھڑی کا بکس موجود تھا۔ لیکن گھڑی غائب تھی۔ مسجد صاف ستھری تھی۔ لیکن ٹوٹیاں غائب تھیں۔ مسجد کی چھت پر آموں کی گٹھلیاں پڑی تھیں۔ صحن مسجد کا کچھ پلستر اکھڑ چکا تھا۔

کالج کے ٹینک کے کنوئیں کا پانی بہت اوپر چڑھ چکا تھا۔ بتایا گیا۔ کہ پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ زمین سے دس بارہ فٹ پر پانی نظر آرہا تھا۔ کالج کے ہوسٹل کا ایک ونگ گر گیا ہے۔ دوسرے کو پختہ کر لیا گیا ہے۔ ہوسٹل جامعہ کی پچھلی طرف صحن جس میں واٹر ہاؤس تھا۔ وہ تمام لائن گر چکی ہے۔ بابا شیرا مرحوم کا مکان بھی گر چکا تھا۔ اب بنا رہے تھے۔

مسجد دارالرحمت:۔ حکومت نے سفیدی کروا دی تھی۔ برآمدہ گرا ہوا تھا۔ اب حکومت ہند نے مرمت کروا دیا تھا۔ یہ برآمدہ ایک چھوٹے مینارہ کے گرنے سے گر گیا ہے۔

نور ہسپتال:۔ نور ہسپتال میں بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ ہسپتال کی حالت اچھی ہے۔

مسجد دارالفتوح:۔ مسجد دارالفتوح کے صحن کے اردگرد دیوار کر دی گئی ہے۔ حکومت نے مسجد کو صاف کروا دیا تھا۔

بازار بارونق تھے۔ لیکن ہر تجارت پر پاکستان سے گئے ہوئے غیر مسلم چھا چکے ہیں۔ مقامی صراف۔ کپڑے کے تاجر۔ جنرل سٹور والے سبھی ماند پڑ گئے ہیں۔ شرنارتھیوں کی دکانیں آباد ہیں۔ تمام لوگ نہایت محبت سے پیش آتے تھے۔

ہمارے جلسہ میں قادیان کا معزز غیر مسلم طبقہ اور اردگرد کے سکھ ہندو دوست بھی آتے تھے۔ جلسہ سننے والے غیر مسلموں میں اکثریت سکھوں کی ہوتی تھی۔

سردار گوردیال سنگھ صاحب جو نواب صاحب کی کوٹھی میں مقیم ہیں۔ سردار آتما سنگھ صاحب باجوہ اور دوسرے معزز سکھ اصحاب اکثر اجلاسوں میں آ[ت]ے رہے ہیں۔ انتیس دسمبر کو قافلہ کا فوٹو بھی جلسہ گاہ میں لیا گیا۔

تیس دسمبر:۔ یہ ہماری روانگی کا دن تھا۔ جلسہ گاہ کے دروازہ کے سامنے بس میں سامان لادا گیا۔ درویشوں سے مل کر دعا کے بعد پولیس کی معیت میں قافلہ نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد کے درمیان روانہ ہوا۔ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب مرحوم کے مکان کے قریب سے موٹر مڑی۔ تو بے اختیار آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اخیر میں میں درخواست کروں گا۔ کہ ان ایام میں قادیان کی زیارت عجیب لطف اپنے اندر رکھتی ہے۔ خدا جس کو توفیق دے۔ وہ قادیان ضرور جائے۔ ان دنوں جو دعا کی کیفیت وہاں حاصل ہوتی ہے۔ وہ نادر ہے۔ اس کی فضاؤں میں جو دعائیں نصیب ہوتی ہیں۔ اگر خلوص سے وہاں جانا ہو۔ تو لوٹتے ہوئے ایک بار تو یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے دل کو دھو کر انسان واپس لوٹتا ہے۔ اسکی صحیح کیفیت تو وہاں جا کر ہی آپ محسوس کر سکتے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کا انیسواں مالی سال سنگ میل

اس سلسلہ میں اکثر خدام بھائیوں کی نظر سے الفضل میں اعلان گذر چکے ہوں گے۔ محبوب آقا! کی صحت کے لئے زندگی بخش جام کے عنوان سے ایک نوٹ بھی الفضل میں پڑھا ہوگا۔ اور پھر اسی عنوان کے ساتھ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں شمولیت کی توفیق پانے والے ہزاروں خدام سے اپیل کی گئی کہ وہ اس عزم کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس جائیں کہ وہ اپنے ماحول میں بشاشت ایمانی کی ایسی روح پیدا کریں کہ خدام چندہ جات کی ادائیگی میں ایک گونہ لذت اور حظ محسوس کریں۔ اور خدام الاحمدیہ کے اس انیسویں سال میں مالی قربانی کا معیار اس قدر بلند ہو جائے کہ پہلے اٹھارہ سالوں میں اس کی مثال نہ مل سکے۔ امید ہے اس پر عمل شروع ہو چکا ہوگا۔

نیز انسپکٹران اور مبلغین سلسلہ کے توسط سے بھی کوشش کی جارہی ہے کہ جملہ خدام میں مالی قربانی کے لئے ایک عام بیداری پیدا کی جائے۔ علاوہ ازیں مالی قربانی کے سلسلہ میں اہل قلم احباب کی طرف سے بھی الفضل میں مضامین چھپنے شروع ہو گئے ہیں اور بیسیوں خدام جن سے مجھے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس مالی مہم کی وضاحت کی جا چکی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے بھی دعاؤں کی درخواستیں کی جارہی ہیں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جملہ خدام کو توفیق بخشے کہ وہ اس سال خصوصیت سے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر مالی قربانی کے لحاظ سے ایک ریکارڈ قائم کر سکیں۔

امید ہے میری یہ کوشش رائیگاں نہیں جائے گی اور آپ سب مل کر اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے زور لگائیں گے اور میں یہ احساس کرنے میں حق بجانب رہوں کہ خاکسار اکیلا نہیں بلکہ سب مہتمم مال ہیں۔ یہی رنگ ہے جس کو اختیار کرنے پر اس سال کو سنگ میل ثابت کرنے کی امید ہو سکتی ہے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

نوٹس ٹینڈر

متعمیر پختہ عمارت نور ہسپتال ربوہ کے لئے جملہ کاموں کے لیبر ریٹ درکار ہیں۔ یہ ریٹ ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء تک انچارج صاحب نور ہسپتال ربوہ کے دفتر میں لئے جائیں گے اور کام کا فیصلہ سنایا جائیگا روڑی بنیاد سیمنٹ کے اوپر پلنتھ تک چنائی پختہ اینٹ سیمنٹ میں ہوگی۔ اس کے اوپر ۱½ موٹائی کا ڈیمپ پروف کورس ہوگا اور اوپر کی چنائی پختہ اینٹ گارے میں ہوگی۔ عمارت کی چھت آر۔ بی سلیب اور بیم ہوں گے۔ کمرہ جات کے اندر سیمنٹ ریت کا پلستر ہوگا۔ کھڑکیوں اور دروازہ جات پر لنٹل اور باہر سن شیڈ ہوں گے۔ دروازہ جات اور کھڑکیوں کی بنوائی کے ریٹ بر دو میٹریل سمیت اور لیبر ریٹ دئیے جائیں۔ کام کا معیار پی۔ ڈبلیو۔ ڈی Specifi cation کے مطابق لیا جائے گا۔

مرزا منور احمد انچارج نور ہسپتال ربوہ

ایک وضاحت

(از مکرم عبدالرحیم سوکیا صاحب آف ماریشس)

۲۱ دسمبر ۱۹۵۵ء کے الفضل میں میری اس تقریر کا خلاصہ شائع ہوا تھا جو میں نے ۳ دسمبر کو جامعۃ المبشرین ربوہ کی طرف سے منعقدہ ایک تقریب میں کی تھی اس میں میں نے یہ عرض کیا تھا کہ میرے بڑے بھائی مکرم احمد حسین سوکیا صاحب ۱۹۲۷ء میں ماریشس سے قادیان آئے تھے اب خدا تعالےٰ نے مجھے بھی مرکز سلسلہ کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ملاقات کا شرف عطا فرمایا ہے۔ اس وقت یہ امر بیان ہونے سے رہ گیا کہ میرے ایک اور بھائی مکرم محمد سوکیا صاحب بھی اپنی اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ ۱۹۵۳ء میں ربوہ آکر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ سو گویا اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے خاندان کے تین افراد یعنی مکرم برادرم احمد حسین سوکیا صاحب۔ مکرم محمد سوکیا صاحب معہ اہلیہ صاحبہ اور خاکسار (عبدالرحیم سوکیا) ماریشس سے مرکز سلسلہ میں آنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ سب بھائیوں اور جماعت احمدیہ ماریشس کے دیگر احباب کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

قابل توجہ احباب جماعت

بعض احباب اپنے فوت شدہ موصیوں کی قبروں پر خود کتبے بنوا کر لگانا چاہتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو مضمون کتبہ پر لکھوانا چاہیں پہلے اس کی منظوری مجلس کارپرداز سے حاصل کر لیا کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بقایا داران حصہ آمد توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق ہمارے دفتر کیلئے ضروری ہے کہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا داران کو ادائیگی بقایا کی طرف توجہ دلائی جائے اور ان کی عدم اصلاح پر ان کی وصیتوں کو مجلس کارپرداز میں پیش کرے۔

لہٰذا ایسے موصی احباب جن کے ذمہ حصہ آمد کا بقایا ہے کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کر کے اپنی ذمہ داری اور فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے بقایاجات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔

ہو سکتا ہے کہ بعض احباب ایسے بھی ہوں کہ جو اپنی ذاتی مشکلات کے باعث یکمشت ادائیگی بقایا نہ کر سکتے ہوں مگر بقایا کی ادائیگی کے لئے اپنے دل میں جوش رکھتے ہوں۔ ان کی سہولت کیلئے بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ماہوار مناسب قسط مقرر کر کے قسط وار ادائیگی بقایا کی مرکز سے منظوری حاصل کرلیں قسط علاوہ ماہوار حصہ آمد یا ششماہی کے ہوگی اور قسط کی باقاعدگی سے ادائیگی لازمی ہوگی

پس تمام بقایا دار حضرات وصیت کی اہمیت کو سمجھیں اور دفتر کے کارکنوں کی مجبوری کا بھی خیال رکھیں اور قواعد کا احترام کرتے ہوئے جلد از جلد بقایا ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قابل فروخت اراضی

چک نمبر ۹۲ گ ب تحصیل و ضلع لائلپور میں صدر انجمن احمدیہ کی زرعی اراضی تعدادی ۱ کنال ۱۹ مرلے قسم نہری قابل فروخت موجود ہے۔ زمین نہری با موقعہ واقعہ ہے۔ جو دوست اراضی خریدنے کے خواہشمند ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ خط و کتابت یا خود تشریف لا کر اراضی کی قیمت وغیرہ کے متعلق فیصلہ فرمائیں۔ (ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں التماس

اس وقت جبکہ مالی سال کا دو تہائی سے زیادہ حصہ گذر چکا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اکثر جماعتیں اپنا فرض کماحقہٗ ادا کر رہی ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ لیکن بعض جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک سال رواں کے بجٹ ہی تشخیص ہو کر نہیں آئے اور بعض جماعتوں کی وصولی یا تو بالکل نہیں یا نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگرچہ اس غفلت اور کوتاہی کی براہ راست ذمہ واری صدران جماعت اور سیکرٹریان مال پر ہے تاہم نمائندگان مجلس مشاورت بھی بری الذمہ قرار نہیں دئیے جا سکتے۔ مجلس مشاورت میں جملہ مالی امور اور چندہ کی تحصیل کے ذرائع ان کے ہی مشورہ سے طے پاتے ہیں۔ اگر دوران سال میں ان کی تعمیل و تکمیل نہ ہو تو اس کی کل ذمہ واری اس شخص پر ہے جو جماعت کا نمائندہ ہو کر مجلس مشاورت میں آتا ہے

پس نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے چندہ کی وصولی کا جائزہ لیں۔ اگر ابھی تک ان کی جماعت کا بجٹ تشخیص ہو کر نظارت ہذا میں نہیں بھیجا گیا تو جلد بھجوا دیں اور اگر بھیجا جا چکا ہے تو اس امر کی تسلی کر لیں کہ تدریجی وصولی بجٹ کے مطابق ہو رہی ہے۔ اگر کمی ہو تو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے فوری توجہ فرمائیں اور ایسا انتظام کریں کہ سال کے اختتام تک بجٹ کے مطابق وصولی ہو جائے بلکہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق چندے بڑھائے جائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) والدہ صاحبہ چند ماہ سے بیمار ہیں۔ بیماری پیچیدہ ہوتی جارہی ہے۔ بزرگان کرام اور درویشان قادیان صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں محمد اقبال کوئٹہ حال ربوہ

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (عبدالباسط جابکسواران لاہور)

(۳) جماعت احمدیہ فتح پور کے ایک نہایت ہی مخلص اور نیک احمدی مکرم رحمت اللہ خانصاحب قتل کے مقدمہ میں ناخوذ ہو کر سیشن سپرد ہو گئے ہیں اور مقدمہ کی تاریخ ۲۷/۱/۵۶ ہے صحابہ کرام اور درویشان اور احباب سے بزور دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ باعزت بریت فرمائے آمین۔

مرزا عبدالرشید وکالت مال تحریک جدید ربوہ

ایران کے داخلی معاملات میں کوئی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی

ہم معاہدہ بغداد کے سلسلہ میں روس سے مزید مراسلت نہیں کریں گے (ایرانی وزیر خارجہ)

تہران ۱۲ جنوری۔ ایران کے وزیر خارجہ ارسلان نے کہا ہے کہ معاہدہ بغداد میں ایران کی شرکت کے بارے میں روس کے ساتھ مراسلت کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے۔ اس سے ایران کو رنج پہنچا ہے اور اب روس سے مزید خط و کتابت بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

یہ بتاتے ہوئے کہ ایران اس مسئلہ پر روس کے ساتھ مراسلت جاری رکھنے کی خواہش نہیں رکھتا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ بعض باتوں کی وضاحت ضروری ہے۔ انہوں نے یہ وضاحت ایرانی مجلس میں پیش کی۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایران اپنے داخلی معاملات میں دوسروں کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔ ارسلان نے کہا کہ معاہدہ بغداد میں شرکت سے پہلے بھی حکومت ایران کی آزادی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کی حفاظت کرتی تھی۔ ہم پر اب بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ اور معاہدے میں شرکت کا واحد مقصد اس ذمہ داری کو فروغ دینا اور ملکی تحفظ کو مضبوط بنانا ہے۔

انہوں نے مزید کہا ہم کسی حکومت کو یہ پوچھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہم کس راستہ پر چلیں۔ اور کس پر نہ چلیں۔ ارسلان نے روس کے اس الزام کا ذکر کرتے ہوئے کہ معاہدہ بغداد جارحانہ معاہدہ ہے۔ کہا۔ اس معاہدہ میں ایران کی شرکت سے یہ بات روشن ہو جاتی ہے۔ کہ یہ معاہدہ پرامن مقاصد کے لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارا ملک خود مختار ہے اور ہم ایک آزاد قوم ہیں۔ کسی نے ہمیں اس معاہدے میں شریک ہونے پر مجبور نہیں کیا۔ ہم نے یہ فیصلہ از خود کیا ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا ایران کسی ملک کے خلاف کوئی جارحانہ اقدام نہیں رکھتا۔ ہم کسی کی املاک پر قبضہ نہیں کرنا چاہتے۔ تو پھر دوسروں کو ہماری اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی ساعی سے کیوں گھبراہٹ ہو رہی ہے۔

ارسلان نے اس بات کو پھر دہرایا۔ کہ ایران سوویٹ یونین کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ دوستی باہمی خیر سگالی اور احترام پر مبنی ہونی چاہیئے۔ دوسروں کو مشورے دینا اور ان کی انتہائی اہمائی کرنا اپنے آپ کو بڑا دوسروں کو کمزور اور بے مایہ سمجھنا اور یہ دھونس دینا کہ اگر تم نے یہ کیا اور وہ نہ کیا تو تم ہمارے دوست نہیں رہو گے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن کا دوستی سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔

حیدرآباد دکن کو دوسرا دار الحکومت بنانے کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۲ جنوری۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کے ایک رکن مسٹر موہن لال سکسینہ نے حکومت سے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ وہ حیدرآباد دکن کو ہندوستان کا دوسرا دار الحکومت بنا دے۔

انہوں نے کہا کہ بمبئی اس سلسلہ میں موزوں جگہ ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ صدر جمہوریہ ہند نے حال ہی میں حیدرآباد دکن میں سرکاری طور پر رہائش اختیار کر لی ہے۔

آغا خان یونیورسٹی میں پاکستانیوں کا داخلہ

کراچی ۱۲ جنوری۔ دی آغا خان ہیلتھ اینڈ تعلیم کی میڈیکل اکیڈمی کے ایک فیصلہ کے مطابق پاکستان کے ڈینٹسٹ اب بھی دی آغا خان یونیورسٹی میں داخل ہو سکیں گے۔ اس یونیورسٹی میں طب کی ڈگری اور پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کے لئے طلبہ تیار کئے جاتے ہیں۔

مشرقی پاکستان سے ہندوؤں کا انخلاء

ذمہ داری ہندوستان پر ہے (غضنفر)

جالندھر ۱۲ جنوری۔ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے کل یہاں دہلی روانہ ہونے سے پیشتر ایک بیان میں مشرقی پاکستان سے ہندوؤں کے انخلاء کی تمام تر ذمہ داری ہندوستان پر عائد کی ہے، جو کہ انہیں آزادانہ ایمرجنسی سرٹیفکیٹ دے دیتا ہے۔ راجہ صاحب نے مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ ہندوستان کشمیر میں استصواب کے سلسلہ میں اپنے بین الاقوامی معاہدوں سے منحرف نہیں ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اعظم آئندہ ملاقات میں ان وعدوں کو عملی جامہ پہنانے کی یقیناً کوئی صورت نکال لیں گے۔

پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

کراچی ۱۲ جنوری۔ پاکستان مسلم لیگ کے آئندہ اجلاس کے لئے ایجنڈا کونسلروں کو بھیج دیا گیا ہے کونسل کا اجلاس ۲۸، ۲۹ جنوری کو خالق دینا ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ کونسل کے اجلاس میں مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم اور مسودہ آئین کے بارے میں بات چیت کی جائے گی۔ اجلاس میں قریباً پانچ سو کونسلروں کی شرکت متوقع ہے۔

ہندوستان کو امریکہ سے چھ کروڑ ڈالر امداد ملے گی

ایک کروڑ ڈالر کی تخفیف بحال کر دی گئی

نئی دہلی ۱۳ جنوری کل یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۵۶ کے مالی سال میں امریکہ سے ہندوستان کو چھ کروڑ ڈالر کی اقتصادی اور فنی امداد ملے گی۔

امریکی کانگرس نے ہندوستان کے لئے پہلے پانچ کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد منظور کی تھی۔ لیکن غیر ملکی امدادی ادارے نے اس رقم میں ایک کروڑ ڈالر کی تخفیف کر دی تھی۔ اب نہ صرف یہ رقم بحال کر دی گئی ہے بلکہ فنی امداد کے لئے ایک کروڑ ڈالر کی مزید رقم بھی منظور کی گئی ہے۔

امریکی سفیر مقیم دہلی مسٹر جان شرمن کوپر نے اعلان کیا ہے کہ امریکی اقتصادی امداد دوسرے پنج سالہ منصوبے پر صرف کی جائے گی جس کا آغاز یکم اپریل سے ہو رہا ہے۔ یہ امدادی رقم باہمی سمجھوتوں کے تحت فراہم کی جائے گی اور یہ جن منصوبوں پر خرچ کی جائے گی ان میں ریلوے کے لئے فولاد کی خریداری۔ کھاد اور ملیریا پر قابو پانے کے لئے ڈی۔ ڈی۔ ٹی کے حصول اور غلہ ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی تعمیر کے منصوبے بھی شامل ہیں۔

سنہ ۱۹۵۶ کے مالی سال کے آخر تک ہندوستان کو امریکہ سے ۵۳ کروڑ ۹۷ لاکھ ہزار ڈالر کی امداد مل چکی ہے۔ امریکی امداد کا سلسلہ اگست ۵۱ء سے شروع کیا گیا تھا۔ اس میں سے نصف رقم عطیہ کی شکل میں اور نصف قرض کے طور پر دی گئی ہے۔

محمد علی اپریل میں چین جائیں گے

کراچی ۱۲ جنوری۔ خیال ہے کہ وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی مجلس دستور ساز کے بجٹ اجلاس کے بعد آئندہ مارچ یا اپریل میں کمیونسٹ چین کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ محمد علی۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی سے باہمی دلچسپی کے مسائل پر تبادلہ خیالات بھی کریں گے مرکزی وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری دفتر خارجہ کے سیکرٹری مرزا اسکندر علی بیگ اور بعض اقتصادی ماہرین بھی آپ کے ہمراہ ہوں گے وزیر اعظم محمد علی اپنے دورہ چین کے بعد جاپان بھی جائیں گے۔ یاد رہے وزیر اعظم جاپان کے خاص ایلچی مسٹر کل نے آپ کو جاپان آنے کی دعوت دی تھی جسے آپ نے منظور کر لیا تھا۔

برطانیہ و مصر سوڈانی کرنسی کا اہتمام کریں گے

خرطوم ۱۳ جنوری۔ سوڈان کے وزیر خزانہ سید حماد توفیق نے یہاں ایک بیان میں بتایا ہے کہ برطانیہ اور مصر کی سابق نگران حکومتیں سوڈان میں مجوزہ نئی کرنسی کا اہتمام کریں گی۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ سوڈان میں رائج موجودہ کرنسی کو متعلقہ حکومتوں کو دے دیا جائے گا اور اس کے عوض سوڈان۔ سونا اور پونڈ حاصل کرے گا۔ تاکہ اپنی کرنسی کا اہتمام کر سکے۔

سابق فوجیوں کے بچوں کیلئے وظائف

مظفر گڑھ ۱۳ جنوری۔ ڈسٹرکٹ وظیفہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ضلع مظفر گڑھ کے سابق فوجیوں کے تین لڑکوں اور ایک لڑکی کو بعد از جنگ تعمیری فنڈ سے پندرہ پندرہ اور دس دس روپے کے وظائف دیئے جائیں گے

یہ وظائف میٹرک کے طلباء کو پندرہ روپے ماہوار کے حساب سے دو سال تک اور مڈل کلاس کے طلباء کو دس روپے ماہوار کی شرح سے تین سال تک ملتے رہیں گے۔ اجلاس کی صدارت کمیٹی کے صدر اور ضلع کے ڈپٹی کمشنر نے کی ہائی کلاسوں کے طلباء کی طرف سے سات اور مڈل کلاس کے طلباء کی طرف سے نو درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گندم ۱۱/۰ تا ۱۲/۴ آٹا ۱۲/۱۱ روپے سیاہ ماش ثابت ۲۰/۰ تا ۲۱/۰ سبز ۲۲/۰ تا ۲۳/۰ مونگ ثابت ۱۵/۸ تا ۱۸/۸ مسور ثابت ۹/۰ دال ۱۲/۱۲۔ چنے ۱۶/۰ تا ۱۰/۴۔ کابلی چنے ۱۱/۰ تا ۱۳/۰ گڑ ۱۷/۰ تا ۲۰/۰ شکر ۱۸/۰ تا ۲۱/۰ چینی دیسی ۳۵/۰ تا ۴۵/۰ من

تیل توریہ ۴۰/۸ تا ۴۱/۰ تیل بنولہ ۴۳/۰ تا ۴۳/۸ تیل ناریل ۱۱۰/۰ تیل تلی ۶۷/۰ تا ۷۰/۰ دیسی گھی ۱۷۵/۰ تا ۱۸۵/۰ بناسپتی گھی ۴/۴ ٹین سرخ مرچ ۲۰/۰ تا ۴۰/۰۔ کالی مرچ ۲۷۰/۰ تا ۴۴۰/۰۔ لونگ ۴۵۰/۰۔ الائچی دودھ ۳۷۰/۰۔ الائچی خورد ۴/۲ روپے سیر۔ ہلدی ۹۸/۰۔ نمک ۴/۸۔ دیسی صابن ۳۵/۰ تا ۴۰/۰۔ توریہ ۱۲/۰ تا ۱۴/۰۔ کھل توریہ ۵/۴ کھل بنولہ ۱½ من ۱۲/۱۹ تا ۱۲/۴ مع بوری باسمتی ۲۳/۰ تا ۳۲/۰۔ پرمل ۱۹/۰ سندھی ۱۲/۱۲

مغربی پاکستان عبوری اسمبلی کی ۲۷۹ نشستوں کے لئے چھ سو امیدوار

۲۶ امیدواروں کی بلا مقابلہ کامیابی کی توقع

لاہور ۱۳ جنوری مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کی ۳۱۰ نشستوں میں سے ۲۷۹ نشستوں کے لئے قریباً چھ صد کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے ہیں باقی ۳۱ نشستوں کے امیدوار سابق صوبہ سرحد کے خاص قبائلی علاقوں اور ریاستوں سے انتخابات کے دن ۱۹ جنوری ۱۹۵۶ء کو منتخب ہوں گے۔ ۲۶ امیدواروں کے کاغذات نامزدگی درست ثابت ہوئے تو وہ بلا مقابلہ مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کے رکن منتخب ہو جائیں گے

تین اضلاع میں امیدواروں کی تعداد ان اضلاع کی مقررہ نشستوں کے برابر ہے۔ اگر ان امیدواروں کے کاغذات نامزدگی میں کوئی خامی نہ پائی گئی، تو یہ بلا مقابلہ رکن منتخب ہو جائیں گے۔ یہ امیدوار جہلم۔ میانوالی اور ڈیرہ اسماعیل خاں سے متعلق ہیں۔ مسلم خواتین کی دس نشستوں کی امیدواروں میں سے چار کے کاغذات نامزدگی جانچ پڑتال کے بعد درست پائے گئے۔ تو وہ بھی بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں گے۔ یہ خواتین بیگم نوری سردار (مردان) بیگم ممتاز جمال (پشاور) بیگم زینت فدا حسن (راولپنڈی) اور بیگم جی اے خاں (لائل پور) ہیں۔ باقی نشستوں کے لئے مقابلہ ہوگا۔ لائل پور کی غیر مسلم نشست سے مسٹر جوشو افضل دین کی بلا مقابلہ کامیابی متوقع ہے۔ بشرطیکہ ان کے کاغذات نامزدگی میں کوئی خامی نہ پائی گئی۔

صوبائی وزراء

ضلع پشاور کی ۱۲ نشستوں کے لئے ۳۰ کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے ہیں۔ یاد رہے سابق مرکزی وزیر صنعت اور سابق سرحد کے ایک وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خاں نے اس ضلع میں انتخابات کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ ڈاکٹر خان صاحب اسی ضلع سے امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ وزیر خزانہ میاں ممتاز دولتانہ شیخوپورہ اور ملتان دونوں اضلاع سے انتخاب لڑیں گے وزیر صحت سردار عبد الحمید دستی اور وزیر مالیات کرنل عابد حسین اپنے اپنے اضلاع مظفر گڑھ اور جھنگ سے حصہ لے رہے ہیں۔ مسٹر محمد ایوب کھوڑو لاڑکانہ اور سانگھڑ کے اضلاع سے کھڑے ہوئے ہیں۔ قبائلی امور کے وزیر خان قربان علی خاں ضلع منٹگمری سے حصہ لے رہے ہیں۔ صرف سردار بہادر خاں کے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی ابھی کسی جگہ سے اطلاع (باقی)

نہیں ملی۔ خیال ہے کہ وہ قبائلی علاقہ کی کسی نشست سے قسمت آزمائی کریں گے۔

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن چالیس ۴۰ کروڑ روپے سے ۱۷ نئے صنعتی منصوبے مکمل کرے گی

حیدر آباد میں اون کی کتائی کا کارخانہ قائم کیا جائیگا

کراچی ۱۳ جنوری۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے اس سال ۴۰ کروڑ روپے کی لاگت سے ۱۷ اور صنعتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے بعد کارپوریشن ۲۱ اور منصوبوں کو ۸۰ کروڑ روپے کے خرچ سے عملی جامہ پہنائے گی۔ ان سکیموں کے مطابق ملک میں لوہے۔ فولاد۔ بجلی اور دواسازی کے کارخانوں کو بہتر بنانے کے علاوہ چینی اور سیمنٹ تیار کرنے کے بعض اور کارخانے بھی قائم کئے جائیں گے۔

پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کو معرض وجود میں آئے چار سال ہو چکے ہیں۔ کارپوریشن اب تک ۶ صنعتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنا چکی ہے۔ ان منصوبوں پر ۳۳ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ صنعتی کارپوریشن کی سرگرمیوں کی بدولت ملکی مصنوعات کی پیداوار اور برآمد میں کافی اضافہ ہو گیا ہے اور اس طرح پاکستان خاص مقدار میں غیر ملکی زرمبادلہ بچانے کے قابل ہو گیا ہے۔ گذشتہ سال پاکستان سے چھ کروڑ روپے کی مالیت کا سامان دساور کو بھیجا گیا ہے

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے زیر اہتمام سیمنٹ تیار کرنے کے کارخانوں کی تکمیل آئندہ ہفتے متوقع ہے۔ ان کارخانوں کے افتتاح کے بعد ملک میں عمارات کی تعمیر کے سلسلہ میں بڑی امداد ملے گی۔

اون کا کارخانہ

حکومت پاکستان آٹھ لاکھ روپے کی مالیت سے اون کی کتائی کا ایک کارخانہ قائم کر رہی ہے یہ کارخانہ حیدر آباد میں قائم کیا جائے گا۔ اور اس میں روزانہ چھ سو پونڈ اونی دھاگہ تیار ہوگا۔ کارخانہ کے لئے خام اون دادو اور تھرپارکر کے اضلاع سے مہیا کی جائے گی جو بھیڑوں کی پرورش کے لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔

اعلان نکاح

مؤرخہ ۱۲؍ ۱۵۶ء کو میرے بڑے بھائی مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ پشاور (واقف زندگی) کا نکاح انور بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبد المجید صاحب مرحوم سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھا اور دعا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس رشتہ کو ہر طرح بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

محترمہ انور بیگم چوہدری عبد الرحمن صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی ربوہ کی بھانجی اور چوہدری سلطان احمد صاحب کی بھتیجی ہیں۔

خاکسار محمد سلیم ابن چوہدری محمد یعقوب صاحب کاتب الفضل

وزیر اعظم کا دورہ چین

کراچی ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ دفتر خارجہ وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی کے دورہ کمیونسٹ چین کی تفاصیل مرتب کر رہا ہے ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وزیر اعظم کب چین جائیں گے اور وہاں کتنی دیر قیام کریں گے۔ لیکن خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ آپ اپریل کے اوائل میں چین جائیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم محمد علی وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی سے ملاقات کے دوران کئی امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

۱۔ دستخط ذیل کنندہ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مقررہ فارموں پر مطبوعہ شیڈول کے مطابق شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹینڈر ۱۸ جنوری ۱۹۵۶ء کو ۲ بجے بعد دوپہر تک وصول کرے گا۔ مقررہ فارم ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے اسی روز ایک بجے بعد دوپہر تک اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹینڈر اسی روز ۳ بجے بعد دوپہر علی الاعلان طریق پر کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمیناً لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرانی ہوگی
(I) ریلوے سٹیڈیم لاہور میں Gymnesium کی تعمیر	۱۸۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے
(II) والٹن ٹریننگ سکول میں Swimming Pool کی تعمیر	۲۰۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے

۲۔ جن ٹھیکیداران کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں انہیں چاہئے کہ وہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۶ء سے پہلے پہلے اپنے نام درج کرا لیں۔

۳۔ تفصیلی شرائط۔ کوائف اور مطبوعہ شیڈول ریٹ دستخط ذیل کنندہ کے دفتر میں اوقات کار کے دوران کسی دن بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا انتظامیہ محکمہ کم سے کم لاگت والے یا کسی ٹینڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

دھوبیوں کی فوری ضرورت

جو کہ سوتی، اونی اور ریشمی کپڑوں کی دھلائی اور استری کا کام اچھی طرح جانتے ہوں ٹھیکہ یا تنخواہ کا فیصلہ لڑائی لینے پر حسب قابلیت ہوگا

سردار رحمت اللہ پروپرائٹر

سردار واشنگ فیکٹری ربوہ

مقصد زندگی احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن